وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

تعلیم الزکوٰۃ

صاحبِ نصاب مردوں اور عورتوں کو مسائل زکوٰۃ وغیرہ سے

باخبر کرنے کے لیے

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی نے بلا قیمت شائع کرنیکی

غرض سے

بعد ترمیم و اضافہ بمنظوری اراکین مجلس شوریٰ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

سنہ ۱۳۳۲ ہجری

مطابق سنہ ۱۹۱۴ء

[illegible] مطبع فاروقی دہلی [illegible]

دفتر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی بازار بلیماران سے شائع کیا

۵۰۰۰ جلد مفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

اما بعد [illegible] زکوٰۃ تیسرا رکن ہے اسلام کا

[illegible] ترک کرنے والا [illegible] ہی حکم ہے جو تارک صلوٰۃ وصوم کا عمداً حکم ہے بلا فرق

ابن عباس [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ کو طرف

یمن کے بھیجا [illegible] تو پاس ایک قوم اہل کتاب کے جاتا ہے تو انکو

طرف اس بات کی گواہی کے بلا کہ لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول

اللہ اگر وہ اس [illegible] اطاعت کریں تو پھر تو ان کو یہ بات بتلا دے

کہ اللہ نے [illegible] فرض کی ہیں اگر وہ اسکو مان

لیں تو پھر [illegible] زکوٰۃ واجب ہے یہ زکوٰۃ

[illegible] سے لیکر [illegible] دیجاویگی الحدیث متفق علیہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] زکوٰۃ [illegible]

اسکو ون قیامت کے اسی زر و سیم کی تختیوں سے جہنم کی آگ میں گرم کر کے
پہلو پیشانی پشت کو داغ دینگے اور بار بار پچاس ہزار برس کے دن تک
گرم کر کر کے داغینگے یہانتک کہ سب بندوں کا فیصلہ ہو اسی طرح
جو اونٹ اور گائے اور بکری کی زکوٰۃ نہ دیگا اسکو وہ جانور اپنے سموں سے
ایک ہموار میدان میں کچلیں گے پچاس ہزار برس تک رواہ مسلم
بطولہ اور کسیکو اس کا مال گنجا سانپ دونوں جبڑوں سے ڈسیگا اور
کہیگا میں تیرا مال اور خزانہ ہوں رواہ البخاری حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا واللہ میں اس سے جنگ کرونگا جو نماز و زکوٰۃ
میں فرق کریگا یہ زکوٰۃ مال کا حق ہے متفق علیہ یعنے جس طرح کہ نماز
بدن کا حق ہے ف امام کی طرف سے جب زکوٰۃ کا لینے والا آئے تو زکوٰۃ
دینے والا اسکو راضی رکھے رواہ مسلم لوگوں نے پوچھا وہ تو ہمپر ظلم کرتے ہیں فرمایا
اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ یعنے تم انکو خوش رکھو گو تم پر ظلم ہو رواہ
ابو داؤد اور خوف لنڈی سے مال چھپانے کو منع فرمایا ہے اور جو عامل حق سے مال
اگہاتا ہے وہ مثل غازی کے راہ خدا میں ہوتا ہے رواہ الترمذی حضرت
عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہ ملی زکوٰۃ کسی مال میں کبھی مگر اس کو برباد
کردیتی ہے رواہ البخاری فی تاریخہ جب تجھپر زکوٰۃ واجب ہوئی اور تونے
نہ دی تو وہ حرام اس مالِ حلال کو ہلاک کر ڈالتا ہے ائمہ ثلاثہ کہتے ہیں کہ عین
مال زکوٰۃ میں نکالے قیمت نہ دے احمد نے کہا خلط زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ آسودہ
حال و تونگر ہو کر زکوٰۃ لے کیونکہ یہ تو فقراء کے لئے ہوتی ہے اب اسکا مال

برباد ہوجاتا ہے۔ شوکانی کہتے ہیں بہت سے اہل علم نے ایسے اموال پر زکوٰۃ واجب کردی ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے فرض نہیں کیا۔ بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برخلاف اسکے تصریح کی ہے جیسے فرمایا کہ غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے صحابہ کے پاس اموال وجواہر وتجارات وخضراوات یعنی سبزی ترکاری وغیرہ تھے لیکن حضرت صلعم نے ان کو حکم زکوٰۃ نکالنے کا نہیں دیا نہ ان سے ان اموال کی زکوٰۃ طلب فرمائی۔ اگر ان میں زکوٰۃ فرض ہوتی تو ضرور بیان فرماتے انتہی۔ زکوٰۃ مالک مکلف پر واجب ہے نہ ولی یتیم و مجنون پر ورنہ پھر سارے تکلیفات کا ان پر واجب ہونا چاہیے جیسے نماز روزہ حج

بیان زکوٰۃ حیوان کا

یہ زکوٰۃ فقط اونٹ گائے بکری پر واجب ہے نہ کسی اور جانور پر جیسے گھوڑا خچر گدھا پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے۔ پھر ہر پانچ میں ایک بکری پچیس اونٹ تک پھر پچیس اونٹ میں ایک بنت مخاض[1] یا ایک ابن لبون[2] پھر ۳۶ میں ایک بنت لبون[3] اور ۴۶ میں ایک حقہ[4] اور ۶۱ میں ایک جذعہ[5] اور ۷۶ میں دو بنت لبون اور ۹۱ میں دو حقے ۱۲۰ تک پھر جب زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر ۵۰ میں ایک حقہ یہ تفصیل کتاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں رفعاً آئی ہے ابن حزم نے کہا ہے یہ کتاب نہایت

---

[1] یعنی مادہ یک سالہ ۱۲ [2] ابن لبون نر دو سالہ ۱۲ [3] بنت لبون مادہ دو سالہ۔

[4] حقہ مادہ سہ سالہ قابل جفت ۱۲ [5] جذعہ چہار سالہ ۱۲

صحیح ہی ابوبکرؓ نے اس کتاب پر سامنے علمار صحابہؓ کے عمل کیا تھا کسی نے مخالفت کی
وصححہ ابن حبان ف تیس گاوٴ میں ایک تبیع یا تبیعہ[1] ہر گا ہیں ایک مسنہ[2] پھر جب
چالیس سے زیادہ ہوں تو کچھ نہیں یہانتک کہ ستر ہوں تب ستر میں اسّی تک
ایک تبیع و مسنہ ہی اور ۹۰ میں دو مسنہ پھر اسیطرح یہ تفصیل حدیث معاذ بن جبل میں آئی
ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَھْلُ السُّنَنِ وَابن حبان والحاکم وَصَحَّحَاہُ ابن عبدالبر
نے استذکار میں کہا ہی کہ علمار کا اس میں کچھ اختلاف نہیں ہی بلکہ سب کا اس نص پر
اجماع ہے ف چالیس گوسفند میں ایک بکری ہے ایک سو اکیس ۱۲۱ تک پھر
اس میں دو بکریاں ہیں ۲۰۱ تک اور دو سو ایک میں تین بکریاں ہیں تین سو ایک
تک پھر تین سو ایک میں چار بکریاں ہیں پھر ہر ایک سو میں ایک بکری یہ تفصیل حدیث
انس و ابن عمر میں ہی اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ
حَسَّنَہٗ شوکانی کہتے ہیں اس پر اجماع ہو چکا ہے مسئلہ متفرق مویشیوں کو جمع اور مجتمع
کو بخوف زکوٰۃ متفرق نکرے اور جو شے مقدار فرض کم ہو اُس پر کچھ زکوٰۃ نہیں
ہے اور نہ اوقاص پر یعنی جو درمیان دو فریضے یا نصاب کے ہو اور دو خلیط یعنے
شریک باہم برابر تقسیم کریں مسئلہ زکوٰۃ میں لینا بوڑھے اور عیب دار اور کانے
اور بچے اور بیمار اور خرد سال اور شاہ پرور اور نر اور بانجھ جانور کا نہ چاہیئے یہ شرح
حدیث ابوبکرؓ و کتاب عمرؓ میں نزدیک ابوداؤد اور طبرانی کے بسند جید آئی ہے
ف سونے چاندی پر جب ایک سال گذر جائے تو چالیسواں حصہ دے

---

[1] نر یک سالہ ۱۲ [2] تبیعہ مادہ یک سالہ ۱۲ [3] دو سالہ ۱۲

[illegible] سونے کی [illegible] اور چاندی کی دو سو درہم ہو۔ اسکو احمد اور [illegible]
سنن نے علی مرتضیٰ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلعم سے روایت کیا ہے اور بخاری نے
اسکو صحیح کہا ہے۔ اس سے کم مقدار میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ زیور کی
زکوٰۃ میں مختلف حدیثیں آئی ہیں [illegible] اختلاف [illegible] احوط ہے [illegible]
قیمت اور اموال تجارت پر زکوٰۃ کی ربع عشر ہے [illegible] ایک چالیسواں [illegible]
انگوروں پر ف گیہوں اور جو اور چھوارا [illegible] اور [illegible]
دسواں واجب ہے زمین [illegible] پر جو [illegible] نصف
عشر اور بارانی پر ایک عشر ہے [illegible] پانچ وسق میں [illegible] وسق ساٹھ
صاع کا ہوتا ہے۔ ایک گھر والوں کو اتنا مقدار ایک سال کو کفایت کرتا
ہے۔ اقل اہل بیت میاں بی بی خادم بچہ ہے اور غالب قوت انسان
کا ایک رطل یا ایک مد طعام ہوتا ہے۔ اس حساب سے پانچ وسق سال
تمام کو کافی ہو سکتے ہیں۔ اور کچھ بچ رہتا ہے جو سالن وغیرہ کے
کام میں آسکتا ہے۔ اس مقدار سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ ترکاریوں
میں۔ ہاں شہد میں عشر واجب ہے۔ اور پیشگی دینا زکوٰۃ کا جائز ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس رض سے ایک سال کی زکوٰۃ پیشگی
لے لی تھی ف امام پر واجب ہے کہ ہر جگہ کے توانگروں سے زکوٰۃ لیکر
اسی جگہ کے فقراء کو دیوے۔ یہ حکم حدیث ابی جحیفہ رض میں نزدیک ترمذی
کے بسند حسن رسول اللہ صلعم سے روایت ہے کہ صاحب مال نے جب بادشاہ کو زکوٰۃ دیدی

---

[1] یعنی ۷ تولہ [2] یعنی ۵۲ تولہ ۶ ماشہ

تو وہ بری الذمہ ہوگیا۔ اگرچہ بادشاہ ستمگر ہو بہ حکم حدیث ابن مسعودؓ میں بخاری
و مسلم میں رسول اللہ صلعم سے آیا ہے جمہور اسی طرف گئے ہیں اور کہا ہے کہ زکوٰۃ
ادا ہو جاتی ہے۔ گو بادشاہ عادل ہو یا جائر خواہ غیر مصرف میں صرف کرے

مصارف زکوٰۃ کا بیان

مصارف زکوٰۃ کے آٹھ ہیں اللہ تعالیٰ نے خود بیان ان مصارف کا
فرما دیا ہے کسی نبی یا غیر نبی پر اسکو ملتوی نہیں رکھا فرمایا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ
لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْھَا وَالْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ وَ
فِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیْضَۃً مِّنَ
اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ یہ آٹھ نوع ہوئے۔ ایک فقیر جسکے پاس نہ مال ہو
نہ پیشہ یہ قول شافعی کا ہے یا نصاب سے کم یا بقدر نصاب کے مگر غیر نامی
اور وہ بھی کسی حاجت میں مستغرق ہو یہ قول ابو حنیفہ کا ہے۔ دوسرا مسکین
جسکے پاس مال یا حرفہ ہے لیکن کافی نہیں ہوتا قالہ الشافعی یا وہ جس
کے پاس کچھ نہیں ہے اور روٹی کپڑے کے لیے محتاج سوال ہے و به
قال ابی حنیفۃ تیسرا عامل اسکو بقدر اسکے عمل کے دینا چاہیئے
تیسرا تحصیلدار ... چوتھا مؤلفۃ القلوب یہ دو طرح پر
یا تو ایسے وہ کہ مسلمان ہو گیا ہے مگر نیت اسکی ضعیف ہو یا صاحب شرف ہے

اُسکے نبیطے بمنع اوروں کے مسلمان ہونے کی ہے اصح مذہب شافعی پر ان کو دینا چاہیے - ابو حنیفہ نے کہا ان کا سہم ساقط ہے بوجہ غلبۂ اسلام کے - میں کہتا ہوں اگر علت سقوط کی یہی ہے تو اب دینا چاہیے بہ سبب غربت اسلام کے -

پانچویں گردن چھڑانے ہیں جیسے مکاتبین کو نزدیک شافعیہ وحنفیہ کے دینا چاہیے -

چھٹا غارم یعنے وہ شخص جو قرضدار ہے اور مالک ایسے نصاب کا نہیں ہے جو قرض سے فاضل ہو یا اُس کا مال لوگوں پر آتا ہے لیکن اُن سے لے نہیں سکتا قالہ ابو حنیفۃ شافعی نے کہا قرضدار دو طرح پر ہیں ایک وہ شخص جس نے اپنی جان کے لیے قرض لیا بغیر معصیت ہیں - اظہر یہ ہے کہ اس میں حاجت شرط ہے یا باہم صلح کرانے کے لیے قرض لیا ہے تو اُسکو بھی باوجود غنا کے دیں گے -

ساتویں راہ خدا میں مراد اس سے نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے غازی لوگ ہیں جن کو مال فئی نہیں ملتا ہے - اور شافعی کے نزدیک انکو باوجود غنا کے دینا چاہیے -

میں کہتا ہوں اگرچہ غالبا مراد راہ خدا سے جہاد ہوا کرتا ہے - لیکن لفظ عام ہے تو جس چیز پر عرفا و شرعا و لغۃً لفظ فی سبیل اللہ صادق آئے گا وہ جگہ بھی مصرف زکوٰۃ کی ہوسکتی ہے - خصوصاً اس حالت میں کہ جب یہ سب انواع میسر نہ آسکیں جس طرح کہ حال اس

زمانے کا ہے واللہ اعلم جیسے عمارت مساجد سرائے و مدارس و پل و کنوئیں کھدانا اور قرآن مجید کا پھیلانا و کتب تفسیر حدیث و مثل اسکے آٹھویں ابن السبیل یعنی وہ شخص ہے جو مسافر ہوا اور اپنے مال سے منقطع ہو گیا ہے یہ نزدیک حنفیہ کے ہے یا کسی حاجت کے سبب سے سفر کو جانا چاہتا ہے یہ نزدیک شافعیہ کے ہے

ف ان انواع ہشتگانہ میں اسلام شرط ہے نزدیک اہل علم کے اور نزدیک شافعی کے استیعاب انکا واجب ہے یعنی آٹھویں قسموں کو دے کر اگر عامل موجود ہو یہ نکرے کہ بعض انواع کو دے اور بعض کو نہ دے اور یہ برابری درمیان آٹھوں کے واجب ہے نہ درمیان آحاد انواع کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر سارا مال زکوٰۃ کا ایک ہی نوع میں صرف کر دے یا ایک ہی شخص میں تب بھی جائز ہے میں کہتا ہوں مذہب شافعی کا اس جگہ مشکل ہے اس لیے کہ میسر آنا انواع ہشتگانہ کا اس زمانے میں دشوار ہے لہذا غزالی نے کہا ہے کہ اس موقع پر مذہب حنفی پر عمل کرنا ہو سکتا ہے امام مالک نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک تقسیم صدقات میں یہ بات ہے کہ والی امر اس باب میں اجتہاد کرے جس نوع میں حاجت و عدد کو بیشتر پائے مطابق اپنی رائے کے بقدر حاجت اسکو دے پھر بعد ایک سال یا دو سال یا زیادہ کے دوسری نوع کی طرف نقل کرے غرضکہ حاجت و عدد پر نظر رکھکر پائے پھر کہا ہے وعلی ہذا ادرکت من ارضی من اہل العلم انتہی امام مالک رحمہ اللہ نے کہا اور اسی طرح پایا میں نے اپنے ملک کے علم والوں سے شوکانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ائمہ تفسیر و حدیث و فقہ و

سلہ والی حاکم یا بر سلہ ایک قسم کے لوگ سلہ افسر یا حاکم

وکلام سے نے اصناف ثمانیہ پر طولِ کلام کیا ہے کہ کس نوع میں کیا معتبر ہے لیکن حق بات یہ ہے کہ معتبر صدق[۲] وصف کا ہے شرعاً یا لغۃً جس کسی شخص پر یہ بات صادق آئی کہ وہ فقیر ہے تو وہی اس کا مصرف ہے۔ یہی حال باقی اوصاف کا ہے اور جب کسی وصف کی حقیقت شرعیہ ہاتھ نہ آئی تو رجوع طرف مدلول[۳] لغت سے کرے اور اسی کو تفسیر جانے اور جو شروط و اعتبارات اہلِ علم نے کئے ہیں اگر وہ مدلولِ لغت یا شرع میں داخل ہوں یا کوئی دلیل اُن پر دلالت کرتی ہو تو وہ معتبر ٹھیریں گے ورنہ ایسی شرط و اعتبار کا کچھ اعتبار نہیں ہے انتہی **ف** زکوٰۃ لینا بنی ہاشم اور اُنکے لونڈی غلاموں پر حرام ہے بدلیل حدیث ابو ہریرہ مرفوعاً انا لا تحل لنا الصدقۃ (تحقیق ہمکو صدقہ لینا حلال نہیں) یہ حدیث صحیحین میں ہے اور حدیث ابو رافع میں فرمایا ہے انّ الصدقۃ لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسھم اخرجہ احمد وصححہ الترمذی وابن حبان وابن خزیمۃ (تحقیق صدقہ ہمارے لئے جائز نہیں اور تحقیق غلام کسی قوم کا اُنھی میں سے ہے) ابن قدامہ نے کہا ہے کہ اس مسئلے میں خلاف کسی اہل علم کا معلوم نہیں ہے اور ابن رسلان نے اس پر اجماع نقل کیا ہے مُراد بنی ہاشم سے اولاد علی و عقیل و جعفر و عباس ہیں ہے اُنکے لونڈی غلام بھی انھیں کے حکم میں ہیں **ف** تونگر و قوی و کمانیوالے کو زکوٰۃ کا لینا حرام ہے تقدیر غنا میں کئی روایتیں آئی ہیں ایک یہ کہ صبح و شام کا کھانا موجود ہو دوسرے یہ کہ ایک چالیس یا پچاس درہم رکھتا ہو سو ان میں کچھ تخالف نہیں ہے اس لئے کہ لوگ متفرق الحال

[۱] آٹھ قسمیں [۲] ٹھیک طور پر صفت کا پایا جانا [۳] جس پر صفت دلالت کرے۔

ہوتے ہیں اور ہر کوئی ایک طرح کا کسب رکھتا ہے جسکو چھوڑ نہیں سکتا مثلاً
حرفے والا معذور رہے جب تک کہ آلاتِ حرفہ بنائے کسان معذور رہے جب
تک کہ آلات کشتاورزی نہوں تاجر معذور رہے جب تک کہ سرمایہ نہ ملے یا
مجاہد کا رزق صبح وشام وہی ہے جو غنیمت سے ملے جس طرح کہ گزران صحابہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی تو ضابطہ اس جگہ ایک اوقیہ یا پچاس
درہم ہیں اور جو شخص حمال ہے کہ بازار سے سامان لاد کر لاتا ہے یا ہیزم
فروش ہے یا مانند اس کے تو ضابطہ اس جگہ طعام صبح وشام ہے **ف**
موطا میں رکھا کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا غنی کو صدقہ حلال نہیں ہے مگر پانچ
شخصوں کو ایک غازی راہ خدا میں دوسرا عامل تیسرا غرمدار چوتھا وہ جسنے
اپنے مال سے اسکو خرید کیا ہے۔ پانچواں ہمسایہ مسکین جسکو صدقہ دیا گیا
اور اسنے کسی کو ہدیے میں بھیجا۔ منتقٰی میں کہا ہے کہ صورت تبدیل ایدی
(شرح موطا امام مالک ۱۲)
میں کچھ خلاف نہیں ہے۔ اسی طرح عامل وابن السبیل ہیں اور غارم وغازی گو
غنی ہوں اُن کو صدقہ حلال ہے نزدیک شافعی کے۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک
جبکہ دونوں فقیر ہوں ظاہر قرآن ہمراہ شافعی کے ہے اس لئے کہ اللہ نے
انکو قسیم فقیر ومسکین کیا ہے واللہ اعلم **ف** صدقہ فطر کا غلام اور آزاد مرد
اور عورت اور اولاد خرد وکلاں مسلمین کی طرف سے ایک صاع[1] قوت معتاد کا ہے
یا نصف صاع اور وجوب اسکا[2] سید عبد اور منفق صغیر ونحوہ پر ہے۔ نماز عید سے

[1] نفقہ یعنی پونے تین سیر جس چیز کے کھانے کی عادت ہو مثلاً گیہوں۔ جو۔ جوار۔ باجرا۔ چاول وغیرہ ۱۲

[2] مالک غلام جس کے ذمے بچوں اور عورتوں وغیرہ کا خرچ ہو ۱۲ [3] کھیتی کے اوزار

پہلے نکالے اور جو شخص ایک رات دن کی قوت سے زیادہ نہ پاوے اُس پر
فطرہ واجب نہیں مصرف اِس صدقہ کا وہی مصرف زکوٰۃ ہے

اہلحدیث کانفرنس دہلی

کی طرف سے چند چھوٹے چھوٹے دینی رسائل جن کے نام تعلیم الایمان۔ تعلیم الصلوٰۃ۔ تعلیم الصیام۔ تعلیم الزکوٰۃ و تعلیم الحج ہیں بلاقیمت اشاعت کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں تاکہ عامۂ مسلمین کو دینی مسائل سے صحیح واقفیت ہو جائے۔ مسلمان ہو کر فرائض اور اوامر و نواہی کو نہ جاننا بڑے شرم کی بات ہے اور یہ مشاہدہ ہے کہ لاکھوں مسلمانوں میں ایسے شاید چند مسلمان ہوں جو پورے طور سے دینی مسائل پر عبور رکھتے ہوں اسلئے بڑی ضرورت تھی کہ مسلمانوں کی اس عام ناواقفیت کو واقفیت سے بدلا جائے۔ یہ خدمت اہلحدیث کانفرنس انجام دینے کو تیار ہوئی۔ چنانچہ یہ عام فہم اور مستند رسالے بلاقیمت اسکی طرف سے شائع کئے گئے۔ اب یہ عامۂ مسلمین کا کام ہے کہ وہ دیہات و قصبات تک میں ان رسائل کو پہنچائیں جہانتک کہ کانفرنس کے واعظین کے امکان میں ہے ان رسائل کو تقسیم کیا جائیگا مگر ہندوستان ایک وسیع ملک ہے برادران اسلام کا فرض ہے کہ وہ برادران دینی اپنے بے خبر بھائیوں کو آگاہ کرنیکی غرض سے جس وسعت کے ساتھ کہ ممکن ہو ان رسالوں کو شائع کرتے رہیں۔ اس قسم کے رسائل کی اشاعت ہی اس کانفرنس کا واحد مدعا نہیں ہے بلکہ یہ کانفرنس اس سے بھی زیادہ بااثر اور مستحکم ذرائع اشاعت اسلام و حفاظت توحید و سنت کی غرض سے اختیار کر چکی ہے۔ لائق واعظین کی ایک جماعت (اگرچہ یہ جماعت ابھی نہایت مختصر ہے) اس کانفرنس کی طرف سے اور اسکی ہدایت کے موافق قصبوں اور گاؤں میں اسلام کی اشاعت کرتی اور ناواقف از دین مسلمانوں کو (جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں) بتاتی ہے کہ اسلام کیا ہے؟ اسکے اوامر و نواہی کیا ہیں؟ اور صداقت اسلام کو انکی فہم کے موافق دلائل کے ساتھ انکے دل نشین کرنیکی کوشش کرتی ہے۔ تاکہ مخالفین اسلام ان مسلمانوں کی ناواقفیت اور بے خبری از اسلام سے فائدہ اٹھا کر انہیں اپنی تعداد میں شامل نہ کر سکیں۔

ان مخالفین اسلام کا جنہوں نے بت پرستی کو سوامی دیانند کی ترکیب سے حال ہی میں ترمیم کیا ہے مقصود درحقیقت ایک سیاسی ہے یعنی وہ اس قسم کے لوگوں کو گمراہ کر کے اپنی جماعت میں اس غرض سے ملانا چاہتے ہیں تاکہ انکی جمعیت اس حد تک ترقی کر جائے کہ انکی چھپی ہوئی اور ظاہر سیاسی آرزوؤں کے پورا ہونیکا اصلی رستہ پیدا ہو جائے اسلئے کہ ان مخالفین میں جسقدر تعلیم ترقی کرتی ہے اور جسقدر ترقی کر سکتی ہے اسیقدر انکے سیاسی خیالات میں جوش و طغیان پیدا ہوتا ہے اور اسیقدر ناواقف دین مسلمانوں کے دین و ایمان پر انکے حملے ہوتے ہیں اور آئندہ اس سے بھی زیادہ وسعت اور سختی کے ساتھ اس قسم کے حملے ہونگے۔

پس آج ہندوستان میں اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ دیہات و مضافات میں جا جا کر کروڑوں مسلمان دین کے نام اور اسلام کے نام سے محض ناواقف ہیں اور جنکو مخالفین آسانی سے شکار کر لینا چاہتے ہیں واعظین بھیج بھیج کر انکی اس ناواقفیت کو دور کیا جائے اور انکے اعتقاد و ایمان میں پختگی پیدا کر دی جائے تاکہ مخالفین کے دام تزویر میں وہ پھنس نہ سکیں۔ چونکہ اس خدمت کو انجام دینا اس کانفرنس کی سب سے بڑی غرض ہے لہذا تمام برادران اسلام خصوصاً حضرات اہلحدیث سے امید کیجاتی ہے کہ وہ

عاجز سید عبدالسلام اسسٹنٹ سکریٹری اہلحدیث کانفرنس۔ دہلی بازار مٹیامحل